CAREERINDIA

CBSE Sample Question Paper - Marking Scheme
XII - Urdu (Elective)
2019-2020

وقت:۳رگھنٹے　　　　　　　　　　　　　　　　کل نمبر:۸۰

Time Allowed: 3 Hours　　　　　　　　　　　　　Max. Marks. 80

(حصہ-الف)

-1　جواب:　　　　　　　　　　　　　　　　　10

(i)　یہ اقتباس سبق ''خوجی-ا+ مطالعہ'' سے لیاF ہے اوراس کے مصنف(· م احتشام حسین ہے۔(2)

(ii)　خوجی سے ہماری پہلی 7قات نواب صا%ـ(· ر_ بٹیر صف شکن علی شاہ کے گم ہو جانے کے وقت ہوتی ہے۔　(2)

(iii)　خوجی کے کردار میںو· یہ وفاداری، دو دار آدمی کا(*· ، اپنی طرف متوجہ کر b والی خصوصیت، تیز (نی فقرے(. زی، خالص افیونیوں کی سی گفتگو وغیرہ ہے۔　(2)

(iv)　خوجی کےو· یہ وفاداری کی وجہ سے اس کے زوال آمادہ جاگیردارانہ تمدن کا خاص کردار قرار دیتا ہے۔ ان کےو· یہ وفاداری کا اظہار کئی موقعوں* (ہ- ہے۔ مصنف کی رائے ہے کہ% وہ نواب صا% کے یہاں تھا تو ان کا نمک خوار ہونے کی حیثیت سے ان کی محبت کا دم بھ- تھا اور% یہی وفاداری آزادی کی طرف منتقل ہوئی تو اس* ہر دم جاںõ کرنے کو تیارµ(آ- تھا۔　(2)

(v)　خوجی کا کردار ا+ نفسیاتی کردار ہے جس میں سچائی اور اپنی فطرت کے ساتھ خلوص((جا(- ہے۔(2)

(ب)

(i)　درج(. لا اقتباس 'بجوکا' سے لیاF ہے۔ اس کے مصنف(· م سریندر* کاش ہے۔　(2)

(ii)　بجو(. نس(در% کی شاخوں سے بنا ہوا ا+ ڈھانچہ(ہ- ہے جسے ٹوپی اور قمیض(ی(- پہنا کر کھیت میں آدمی کی طرح کھڑا کر دیتے ہیں(- کہ جانور اور*(ے اس سے ڈر کر کھیت سے دور ہی رہیں۔(2)

(iii)　ہوری نے اپنے گھر والوں کو یہ نصیحت کی کہ اپنی فصل کی حفاظت کے لیے پھر کبھی بجوکا نہ (؛۔ اگلے *س% ہل چلیں گے(> جائے گا او(. رش کا امرت کھیت میں سے کونپلوں کو جنم دے گا تو مجھے ا+(. نس*(. ھ کر کھیت میں بجوکا کی جگہ کھڑا کر دینا۔　(2)

www.careerindia.com

CAREERINDIA

(iv) ہوری نے بتا ت اس لیے کہی کہ لوگ دیکھیں تو انہیں یاد آ جائے کہ بجوکا نہیں ہا چاہیے کیوں کہ بجوکا بے جان نہیں ہے۔ اسے خود بخود زندگی مل جاتی ہے اور وہ فصل میں سے اپنا حق مانگنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ (2)

(v) 'بجوکا بے جان نہیں ہے' کا مطلب ہے کہ افراد کو اپنی املاک اور پیداوار وغیرہ کی خود حفاظت کرنی چاہیے۔ یہ کام دوسروں پر چھوڑ دیں گے تو ایک دن ایسا بھی آ سکتا ہے کہ وہی لوگ اس پر قابض ہو جائیں، بھلے ہی وہ بجوکا کی طرح بے جان ہی کیوں نہ ہوں۔ (2)

2- جواب: 5

(i) غالب نے مراسلے کو مکالمہ بنا دیا ہے کیوں کہ خطوط نگاری مراسلہ نگاری کا فن ہے جہاں مکتوب نگار مکتوب الیہ کو اپنی باتیں لکھ کر بھیجتا ہے لیکن غالب کے خطوط کو پڑھ کر ایسا لگتا ہے کہ دو شخص آمنے سامنے بیٹھ کر آپس میں گفتگو کر رہے ہوں یعنی آپس میں مکالمہ آرائی چل رہی ہو۔

مثلاً وہ اپنے دوست منشی نبی بخش حقیر کو خط لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ "گرمی کا حال کیا پوچھتے ہو۔ اس ساٹھ برس میں یہ لو، یہ دھوپ اور یہ تپش نہیں دیکھی۔"

(ii) "فوٹوگرافر" قرۃ العین حیدر کا ایک بہترین علامتی افسانہ ہے۔ اس افسانے میں انہوں نے کائنات کی ایک بڑی سچائی بیان کی ہے کہ ہر عروج کے بعد زوال اور ہر شے کو فنا ہونا ہے۔ فوٹوگرافر جو اس افسانے کا مرکزی کردار ہے اسے ایک علامت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ایک پہاڑی گیسٹ ہاؤس میں فوٹوگرافر مدتوں سے موجود ہے۔ اس نے پلیٹ پر بیٹھے بیٹھے بدلتی دنیا کے رنگ دیکھے ہیں۔ پہلے یہاں صاحب لوگ آتے تھے۔ دوسری بڑی لڑائی کے زمانے میں امریکن آنے لگے۔ پھر ملک کو آزادی ملی تو اکا دکا سیاح نئے بیاہے جوڑے، مصور اور کلاکار جو تنہائی چاہتے تھے۔ ایسے لوگ جو سکون اور محبت کے متلاشی ہیں جس کا زندگی میں کوئی وجود نہیں۔ کیوں کہ ہم جہاں جاتے ہیں فنا ہمارے ساتھ ہے۔ قرۃ العین حیدر نے اس افسانے کے ذریعے بتایا ہے کہ ہر چند انسان اس بات سے واقف ہے کہ موت برحق ہے لیکن اس کے وجود زندگی کی چھوٹی چھوٹی مسرتوں سے نہیں بھاگتا۔ زکام ہونے پر دوا پیتا ہے اور ایک دوسرے کے لیے فکر مند رہتا ہے اور انہیں باتوں کو ظاہر کرتا ہے۔ فوٹوگرافر میں قرۃ العین حیدر کا تصور وقت صاف نظر آتا ہے۔ لوگ مورر قاصہ پندرہ برس بعد اسی گیسٹ ہاؤس میں آتی ہے تو والرس کی ایسی مونچھوں والا فوٹوگرافر بہت بوڑھا ہو چکا ہے اور وہ

www.careerindia.com

نوجوان لڑکی اب ادھیڑ عمر کی عورت ہے جسے فوٹو گرافر پہچان نہیں پاتا۔ وہ عورت اسی کمرے میں ٹھہرتی ہے اور چلتے وقت وہ سنگھار میز کی دراز کھولتی ہے تو اس میں وہی تصویر ملتی ہے جو فوٹو گرافر نے پندرہ سال پہلے اس کے ساتھی کے ساتھ کھینچی تھی وہ ایک نوجوان لڑکی تھی اور اب اس کا ساتھی اس سے بچھڑ چکا ہے۔ وقت ہر شے اور تعلق کو فنا کر دیتا ہے۔ زندگی انسانوں کو کھا گئی، صرف کروٹیں باقی رہیں گے۔ قرۃ العین حیدر نے فوٹو گرافر، مور رقاصہ اور اس کے نوجوان ساتھی کی کردار نگاری بھی بہترین طریقے سے کی ہی ہے۔ بحیثیت مجموعی فوٹو گرافر قرۃ العین حیدر کا ایک بہترین افسانہ ہے۔

-3 جواب: (5)

(i) افسانہ 'میں، وہ' میں ایک ضعیف آدمی ''وہ'' ہے جس کی نفسیاتی الجھنوں اور پیچیدگیوں پر افسانہ نگار نے ''میں'' بن کر روشنی ڈالی ہے۔ افسانہ نگار دوسرے کردار کا قصہ بیان کرتے ہوئے انجام کے وقت خود افسانے کا حصہ بن جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا عنوان ''میں، وہ'' معنی خیز بن گیا ہے۔

(ii) غالب نے ۱۸۵۷ء کے بعد کی زندگی کو دوسرا جنم کہا ہے کیوں کہ اس وقت جو ہنگامے ہوئے تھے اس میں غالب محفوظ رہے اس لیے وہ اس کو دوسرا جنم کہہ رہے ہیں۔ (5)

(iii) سائنس دانوں نے ایک ایسی دوا ایجاد کی، جس نے لوگوں کی راتوں کی نیند چھین لی، گلوکوز کے نام پر لوگوں کو اس دوا کا انجکشن لگایا جاتا کہ وہ لوگ رات کو سو نہ سکیں اور صبح کو انہیں اپنے تکیوں کے نیچے سے دو لاکھ روپے نہ مل سکیں۔ (5)

(iv) پیروڈی کے فن پر کلیم الدین کہتے ہیں کہ یہ ایک نئی چیز ہے۔ پیروڈی شہکاروں کی ہوتی ہے۔ یہ کارٹون کا فن ہے۔ (5)

(حصہ-ب)

-4 جواب: (10)

(i) درج بالا شعری حصہ ''زندگی سے ڈرتے ہو'' سے لیا گیا ہے اور اس کے شاعر ن م راشد ہے۔ (2)

(ii) آدمی ایک دوسرے سے وابستہ ہے کیوں کہ ایک دوسرے کے بغیر زندگی ناممکن ہے۔ (2)

(iii) اس کائنات میں انسان کی حیثیت مرکزی ہے وہ آزادی حاصل کرتا ہے اور زندگی میں مسرت و

www.careerindia.com

شادمانی ا ہے۔ (2)

(iv) اس کا مطلب ہے کہ انسان کائنات میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ (2)

(v) آدمی ہی آدمی سے ڈرتا ہے اور اپنی زندگی میں ہونے والے نوشات سے ڈرتا ہے۔ (2)

(

(i) درج بالا اشعار ''وقت کا ترانہ'' کے ہیں۔ اس کے شاعر علی سردار جعفری ہے۔ (2)

(ii) P ں سے بغاوتوں کی سپاہ اگنے سے شاعر کی مراد مزدور اور کسانوں کی بیداری ہے یعنی اب مزدور اور کسان بیدار ہو چکے ہیں۔ کسانوں کے دلوں میں بھی بغاوت کی آگ سلگ رہی ہے۔ اب @ آزادی میں کسان بھی شامل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے بغاوت پر کمر کس لی ہے۔ وہ بھی انقلاب زندہ باد کے لگا رہے ہیں۔ (2)

(iii) عدل کی چمکتی ہوئی شمشیر سے ظالموں کو ہرگز پناہ نہ مل سکے گی۔ (2)

(iv) کارخانوں کے آہنی دل سے سیلاب ابلنے کا مطلب ہے کہ مزدوروں نے انقلاب کا نعرہ دے دیا ہے۔ ظلم وستم کے خلاف نفرت کا غم وغصہ اور اس کے خلاف بغاوت کا دور دورہ ہے۔ (2)

(v) سرخ پرچم انقلاب کی علامت ہے۔ (2)

5- جواب: (5)

(i) ''روح ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے'' اقبال کی یہ نظم ان کے دوسرے مجموعہ کلام بال جبریل'' سے ماخوذ ہے۔ اقبال نے اس نظم میں بتایا ہے کہ حضرت آدم کے دنیا میں بھیجے جانے پر روح ارض کس طرح ان کا استقبال کرتی ہے اور کائنات کی ہر شے سے حضرت آدم کو واقف کراتی ہے کیوں کہ آدم جنت سے دنیا میں پہنچے تھے اور یہ دنیا ان کے لیے ایک اجنبی جگہ تھی، تو روح ارضی دنیا میں ان کے لیے راہ نما ثابت ہوتی ہے اور بتاتی ہے کہ کائنات کی ہر شے صرف تمہارے (آدم) لیے تخلیق کی گئی ہے۔ یہ سب تمہارے ہی محکوم ہیں، ان سے فائدہ حاصل کرنا تمہارا کام ہے۔ اس نظم کے ذریعے اقبال انسان کو یہ پیغام دے رہے ہیں کہ انسان اشرف المخلوقات ہے تو اسے اپنا منصب سمجھنا چاہیے اور خدا نے اسے جس مقصد کے لیے بھیجا ہے اسے پورا کرنا چاہیے اور اپنے فعل وعمل سے ثابت کرنا چاہیے کہ وہ واقعی اشرف المخلوقات ہے۔

(ii) معین احسن جذبی مبارک پور ضلع اعظم گڑھ میں ۱۹۱۲ء میں پیدا ہوئے۔ جھا لکھنؤ، آگرہ اور دہلی

www.careerindia.com

میں تعلیم حاصل کی، بغرض 7 زمت مختلف شہروں میں قیام کیا۔ اردو کے استاد کی حیثیت سے شعبہ اردو مسلم یونیورسٹی علی۔ ڑھ سے وابستہ ہوئے اور ۲۰۰۱ء میں وہیں انتقال ہوا۔

معین احسن و۔ بی ادب *۔ ائے ز(گی کے قائل ہیں۔ اں ان کا دکھ درد ان سے دیکھا نہیں جا)۔ مفلسی)۔ داری سے نبرد آزما اں ان دیکھ کر ان کی آنکھیں نم ہوجاتی ہیں۔ سرمایہ داری کے خلاف اور مزدوروں کی حما& کا و۔ یہ ان کے دردمند دل میں بھی موجود ہے۔ ز(گی کے وسیع تجربے اور دل کی دردمندی نے ان کے کلام میں گہرائی اور وسعت پیدا کردی ہے۔ وہ و۔ بے کی گہرائی میں ڈوب کر من کے موتی نکالنے کے ہنر سے واقف ہیں۔ ان کے یہاں نہ چیخ پکار ہے اور نہ گھن۔ ج۔ ان کی غزلیں ا+ سبک آب جو کے ما% دھیمی دھیمی 3* *۔ ہیں۔ ان کی آواز میں نغمگی بھی ہے اور* نم، گھلاوٹ اور درد کسک بھی۔ (از بیان میں سنجیدگی، متا& ، وزن وقار بھی ہے اور ٹھہراؤ بھی۔ وہ *انی لفظیات سے بھی نئے خیال کو پیش کرنے * قادر ہیں۔

6- جواب: (5)

(i) الطاف حسین حالی اردو ادب میں خاص مقام کے مالک ہیں۔ وہ قادرالکلام 'گو شاعر ہیں۔ وہ ' کے علاوہ غزل کے بھی اچھے شاعر ہیں۔ ان کی غزلوں میں لہجے کا دھیما پن ہے۔ عشق کے معا7ت اور دل کی واردات کے بیان میں عامیانہ پن نہیں))۔ جا۔ بلکہ ا+) وقار عاشق کی طرح اپنے و) ت واحساسات کو بیان کرتے ہیں۔) ن صاف ستھری اور رواں ہے۔ محاورے کی چاشنی لذت کو* ڑھا دیتی ہے اور مبالغے سے *ہیز ہے۔

(ii))۔ صر کاI ۱۹۲۵ء میں ا5 لہ میں پیدا ہوئے اور ملک کی آزادی کے بعد % لاہور میں جا کر بسے، اس وقت وہ تقریباً سترہ سال کے تھے۔ ۲۹ رسال کی عمر میں ان کی شاعری کا پہلا مجموعہ *گ نے'' ۱۹۵۴ء میں شائع ہوا، پھر ۱۹۵۷ء میں ان کا دوسرا مجموعہ ''دیوان'' ک)۔ م سے شائع ہوا۔ ان کے ان دونوں مجموعوں سے ظاہر)۔ ہے کہ وہ میر تقی میر سے) دہ متا* ہیں۔ میر نے اپنی ذاتی ز(گی اور اپنے عہد کے درد کو اپنی شاعری میں پیش کیا او)۔ صر کاI نے اپنے ذاتی درد و کرب کو شاعری میں سمو)۔ اس لیے کہا جا)۔ ہے کہ ان کی شاعری میں دبے دبے درد اور و) طرز احساس ہے)۔ صر کاI بھی عام طور* میر کی طرح چھوٹی مترنم بحروں میں نئی علامتوں اور نئے آہنگ کے ساتھ اچھی) ت کہتے ہیں، میر لکھنؤ پہنچ کر دلی) دکرتے ہیں او)۔ صر کو لاہور میں ا5) دا)۔ ہے۔

www.careerindia.com

(iii) ‘ ’’ارتقا‘‘ میں جمیل مظہری نے جبر وقدر اور خیر وشر کو Øانی ارتقا کے سلسلے میں رکاوٹ بتایا ہے۔

(iv) شفیق فاطمہ شعریٰ کی ‘ ’’دیگر‘‘ فسادات میں پیش آنے والے واقعات اور قتل و غارت ی *D پر ہے۔اس ‘ کا مر-ی کردار ا+ مصیبت زدہ عورت ہے۔ جو وطن سے دور ا+ کیمپ میں جلا وطنی کی زندگی گزار رہی ہے۔ اسے اپنے وطن کے ó ور وز اور وہاں کی مٹی، کھیت، پھول () یں ó ا+ ا+ کر کے یاد آ رہے ہیں۔ اس اعتبار سے ‘ کا عنوان ’’دیگر‘‘ ‘ کی منا J سے موزوں *ین عنوان کہا جاسکتا ہے۔

(حصہ-ج)

7- جواب: (4)

(i) ’’جنم دن‘‘ کا خلاصہ-مصنف کا جنم دن ہے لیکن مفلسی کا یہ حال ہے کہ آج کے دن بھی اس کے پاس نہ نئے کپڑے ہیں اور نہ ہی قرض b کا کوئی ذریعہ۔ *پوسی نے جنم دن کی مبارکباد دی۔ مصنف اپنے گھر سے دور ہے۔ ا+ مفلس مصنف پبلشر اس سے کہانیاں لکھواتا ہے 3 اسے پیسہ نہیں دیتا ہے۔ دوستوں کا قرض دار ہے۔ آج اپنے جنم دن *پر اس کے پاس چائے U کے لیے پیسے نہیں ہیں۔ اب تو چائے بھی ادھار نہیں ملتی۔ مکان مالک کرایہ نہ ملنے کی وجہ سے مکان خالی کرانے کے لیے کہتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر الٹے سیدھے مضمون لکھنے *پر اسے ڈA ہے۔ تنگ دستی سے تنگ آ کر وہ خود کشی کرنے کی سوچتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ آج میرا جنم دن ہے۔ میں کوئی غلط کام نہیں کروں گا۔ شام ہو جاتی ہے۔ بھوک سے اس کا دل بوجھل ہے، ہونٹ& خشک ہو گئے ہیں۔ اسکے دو ó نے لنچ* پر بلایا تھا۔ %وہ اس کے گھر F تو پتہ b کہ دو ó کسی ضروری کام سے اچا+ Fb ہے۔ یہ مایوس ہو کر واپس آ جاتا ہے۔ راستے میں بھوک سے نڈھال ہو کر گھر کی طرف واپس آ جاتا ہے۔ راستے میں جو شناسا ملے وہ بھی یونہی گزر گئے اس کے پیچھے سی آئی ڈی کا آدمی لگا ہوا ہے۔ ا+ اجنبی عورت ڈھنگ کے کپڑے پہنے ہوئے خود اس سے مدد مانگتی ہے کیوں کہ اس کا شہر سیلاب میں تباہ ہو چکا تھا۔ وہ بتاتی ہے کہ بہن میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ تبھی بینک کلرک کا 7 زم لڑکا ماچس مانگنے آتا ہے۔ مصنف اس سے پانی ما+ کر پیتا ہے۔ لڑکا اس کی حاõ دیکھ کر دو روپے واپسی کے وعدے *پر اسے ادھار دینے کا وعدہ کرتا ہے لیکن وہ صرف دو آنہ لے کر آتا ہے۔ مصنف ا+ آنے میں چائے بیڑی اور ڈوسا منگاتا ہے دونوں کھاتے ہیں مالک مکان کا کھانا رکھا ہوا ہے۔ اس کی خوشبو اسے بے

www.careerindia.com

چین کرتی ہے۔ یہ دیکھ کر کہ مکان مالک نہیں ہے۔ وہ باورچی خانے میں گھس کر پیٹ بھر کھانا کھاتا ہے اور پھر واپس اپنے کمرے میں آجاتا ہے۔

(ii) پریم چند ایسے ناول نگار ہیں جنہوں نے خواب و خیال کی دنیا سے نکل کر زندگی کی سچائیوں اور حقیقتوں کو اپنے ناولوں میں پیش کیا ہے۔ خاص طور پر دیہاتی زندگی کو پریم چند نے اپنے ناولوں کا موضوع بنایا ہے۔ ان کے ناولوں کا ماحول حقیقی ہوتا ہے، خیالی یا رومانی نہیں۔ پریم چند نے اپنے ناولوں میں کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں اور سماج کے نچلے طبقے کے لوگوں کے دکھ درد، احساسات اور جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ ان کی توجہ کا مرکز مشرقی اتر پردیش کے دیہات تھے۔ انہوں نے برطانوی سامراج کے مظلوم، عورتوں اور دلتوں کے خلاف امتیازی سلوک کو اپنا خاص موضوع بنایا۔ پریم چند کی زبان بہت آسان ہے، اس میں تصنع اور بناوٹ نہیں۔ موضوع کے اعتبار سے پریم چند کے ناول ہمارے ادب کا اہم ذخیرہ ہیں۔

8- جواب: (6)

(i) ہندوستانی سماج میں بیوہ کا برا حال تھا، خصوصاً ہندوؤں میں۔ ودھوا کو سماج سے باہر سمجھا جاتا تھا۔ اسے اچھوت کا درجہ دیا جاتا تھا۔ اس کی دوسری شادی کے بارے میں سوچنا بھی گناہ سمجھا جاتا تھا۔ کچھ انگریزی تعلیم کے اثر سے، کچھ مسلمانوں اور کچھ عیسائیوں سے سبق لے کر ہندو بھی ودھوا وواہ (بیوہ کی شادی) کی حمایت کرنے لگے۔ اسی کو بنیاد بنا کر پریم چند نے ایک ناول ''بیوہ'' لکھا جس میں بیوہ کی شادی کی حمایت کی گئی ہے۔

(ii) مصنف نے بائیسکل کو غصے میں آ کر دے دیا اس لیے کیوں کہ سائیکل کی حالت بہت خستہ تھی۔ وہ نہ بک سکتی تھی نہ اس کی مرمت کی جا سکتی تھی اور نہ ہی اس پر سواری کی جا سکتی تھی۔

(iii) موٹو دیکھ کر مصنف کو زمانے کی سازش کا خیال آتا ہے۔ وہ کوئی ایسی ترکیب سوچنے لگتا ہے کہ جس سے دنیا کی تمام دولت انسانوں میں برابر تقسیم کی جا سکے۔ وہ اس ناانصافی سے نفرت کرتا ہے اور اس ناانصافی کا خاتمہ وہ بم بنا کر کرنا چاہتا ہے۔

(iv) ڈراما ''یہودی کی لڑکی'' میں کم و بیش نو کردار ہیں۔ ان میں مارکس جو رومن شہزادہ ہے، بروٹس ایک مذہبی رہنما اور کٹر انسان ہے۔ عزرا ایک بوڑھا یہودی جو اپنے مذہب سے بروٹس جیسے مذہبی رہنما کو حقیقت کا آئینہ دکھاتا ہے۔ کیشیش رومن سردار حنا اور آکٹیا بھی اہم کردار ہیں۔

CAREERINDIA

(حصہ-د)

9- جواب: (15)

(i) فورٹ ولیم کالج کی ادبیؤ مات:

(a) فورٹ ولیم کالج کے اغراض ومقاصد۔

(b) فورٹ ولیم کالج سے وابستہ اہم مصنفین اوران کی ادبیؤ مات۔

(c) کتاب سازی کےو(اصولوں کاتعین/). ن واسلوب۔

(d) اردو÷ کی ارتقامیں فورٹ ولیم کالج کی اہمیت۔

(ii) اردو). ن کا آغاز وارتقا:

(a) اردو). ن کے آغاز وارتقا کے متعلق خیالاتµ یت

(b) اردو). ن کے ارتقامیں اداروں کی اہمیت (خا1ہ،د)،). زار)

(c) اردو). ن کے مرا- (دکن، دہلی، لکھنؤ)

(d) اردو کے اہم اد& اور شاعر

(iii) $ اور غا§ کے حوالے سے دflن دہلی کی شاعری کی خصوصیات:

(a) دflن دہلی کا تعارف

(b) شمالی ہند کا سیاسی، سماجی ومعاشرتی پس منظر

(c) سادگی، داخلیت، تصوف

(d) میر کی شاعرانہ خصوصیات اور نمونہ کلام

(e) غاõ کی شاعرانہ خصوصیات اور نمونہ کلام

(iv) ا$ اورنا$ کے حوالے سے دflن لکھنؤ کی شاعری کی خصوصیات:

(a) دflن لکھنؤ کا تعارف

(b) اودھ کا سیاسی، سماجی ومعاشرتی پس منظر

(c) ا$ کی شاعرانہ خصوصیات اور نمونہ کلام

(d) نا$ کی شاعرانہ خصوصیات اور نمونہ کلام

10- جواب: (10)

www.careerindia.com

(i) سرسید احمد خاں انیسویں صدی کے ا+ *ے رہنما اور مصلح- رے ہیں۔ اردو ادب* سرسید تحر+ کے گہرے* ات ہیں۔ وہ ادب کی افاد& اور مقصد& کے قائل تھے۔ اپنے مضامین کے ذریعے علمی ÷کیA ڈالی۔ ان کے عہد میں ایسے بہت سے اد& وشاع- رے ہیں جنہوں نے اردو ادب کے فروغ میں) یں کا) ےùم دیے ہیں۔ اس تحر+ کے ز* * اردو ادب کی تقریباً تمام اصناف کو فروغ 7 مضمون نگاری) ول نگاری، سوانح نگاری اور تنقید نگاری کے ابتدائی نمونے اسی تحر+ کی دین ہیں۔ % کہ اس سے پہلے اردو ادب میں بے شمار خامیاں) ئی جاتی تھیں۔ اردو ادب روا&) بند تھا۔ رسالہ ''تہذ& الاخلاق'' میں سرسید اور ان کے رفقا کے شائع کردہ مضامین نے اردو شعر و ادب کی اصلاح میں) یں کا) مہùم) یے۔

اس تحر+ کے ز* *) مقصد اور نیچرل شاعری کو فروغ 7۔ اس تحر+ کے ذریعے غیر ضروری عبارت آرائی سے* ہیز کیاF۔ سادہ، سلیس، رواں اور عام فہم) ن کا چلن عام ہوا۔

(ii) غاõ نے اردو شاعری میں نئے طرز کیA ڈالی۔ ان کی غزلوں میں فکر کا پہلو) یں ہے۔ انہوں نے فلسفہ، تصوف، نفسیاتی حقائق اورµ یت جیسے) ر+ موضوعات کو اپنی غزلوں میں بخوبی استعمال کیا ہے، ان کی شاعری میں شوخی، ظرافت) ئی جاتی ہے۔ نئی نئی تشبیہ اور استعارات غاõ کی غزلوں کا وصف ہیں۔ غاõ کے اسلوب بیان میں و ت) ئی جاتی ہے۔

(iii) ''*ترقی پسند تحریک'* قی پسند تحر+ اردو ادب کی ó سے تو) تحر+ ہے۔ اس تحر+ کی ابتدا یوں ہوتی ہے کہ لندن میں مقیم ہم خیال ہندوستانی طلبا نے ا+ انجمن قائم کی اور پھر ملک واپس آ کر اسی طرز** قی پسند مصنفین کی ا+ جما ! بنائی اور پہلی کل ہند کاèنس لکھنؤ میں منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت* یم چند نے کی۔ اس کاèنس میں* یم چند نے جو خطبہ پیش کیا اس سے* قی پسند ادب کی سمت و رفتار کا پتہ چلتا ہے۔ انہوں نے کہا ہمیں حسن کا معیار) لنا ہوگا۔ ''ہماری کسوٹی* وہ ادب کھرا *ے گا جس میں تفکر ہو، آزادی کا و بہ، حسن کا جوہر اور تعمیر کی روح ہو جو ہم میں حرô اور بے چینی پیدا کرے، سلائے نہیں کیوں کہ اب) یدہ) موت کی علامت ہے'' اس کے بعد ملک کے مختلف علاقوں میں اس کی سالانہ کاèنس منعقد کی جاتی رہی اور ملک کے ہر حصے سے ا) شعرا اس کا حصہU رہے۔ اس طرح اس تحر+ نے بہت جلد شہرت حاصل کر لی۔

* قی پسند تحر+ نے ادب* ائے ز) گی کے تصور کو اہمیت دی۔* انی شاعری اور ادب کا اسیµ یہ

www.careerindia.com

سے جا*ہ لیاF۔ اسµ یہ کی رہنمائی میں* قی پسندوں نے ادب تخلیق کیا۔ اسی لیے ان کی تح*یوں
میں مقصد& اور حقیقت پسندی کے عنصر٤ یں ہیں۔ اردو ادب کے سبھی اصناف* اس تحر+ کے
* ات٤ یں ہوئے۔

(iv) مختصر افسانہ(دور کی اہم÷ی صنف ہے۔ اس کے ذریعے کسی شخص کی ز(گی کے ا+ پہلو(کسی
واقعہ کا بیان اس طرح کیا جا) ہے کہ *پڑھنے والے کے دل و دماغ* اس کا گہرا**پڑے۔
افسانے کی متعدد تعریفیں کی گئی ہیں۔ ا+ ممتاز مغربی اد& کا کہنا ہے کہ افسانہ ایسی÷ی کہانی ہے
جو ا+ ہی نشست میں *پڑھی جا سکے۔ افسانہ سیدھی سادی کہانی نہیں بلکہ ایسی فنی تخلیق ہے جس میں
فن کار کے ارادے اور حکمت کا بھی دخل ہ) ہے۔ کسی مخصوص واقعہ(صورت حال(کسی مخصوص
کردار کا نقش اس طرح ابھارا جا) ہے کہ پلاٹ یعنی واقعات کی* K و تنظیم* پڑھنے والے کو متا* کر
سکے۔ افسانے کے ماہروں نے اس کی جو تعریفیں بیان کی ہیں ان سے واضح ہ) ہے کہ افسانہ بیا8
تخلیقی تحر* ہے۔ افسانے میں کسی ا+ کردا(کرداروں کے ا+ مخصوص- وہ کے ê ش(ذہنی کشمکش
کو٤ یں کیا جا) ہے۔ افسانے میں واقعات کی تفصیل کرداروں کی گفتگو اور منظر و ماحول کی پیش کش
بہت }تلی ہوتی ہے۔
ہر افسانے کے لیے پلاٹ، کردار اور زمان و مکان لازمی ò کی حیثیت رm ہیں۔ اسی لحاظ سے
افسانے کی اقسام بھی بیان کی گئی ہیں یعنی پلاٹ کا افسانہ، کردار کا افسانہ(معاشرتی افسانہ۔
افسانے کی کامیابی کے لیے کچھ(قدین، افسانہ نگار کے نقطہ µ کو اہم قرار دیتے ہیں۔ افسانہ نگار کے
اسلوب میں رمز، کنایہ او(ثیر کو بھی ضروری سمجھا جا) ہے۔

11- جواب: (5)

(i) (b) پودے

(ii) (c) طویل'

(iii) (b) ' طباطبائی

(iv) (a) مختصر افسانہ

(v) (b) خواجہ حسن Đ می

☆☆☆

www.careerindia.com